78210 ـ نشہ آور اشياء كے تاجروں كى وكالت كر كے حاصل ہونے والے مال كا حكم

سوال

ہمارے پاس دو افراد ايسے ہيں جن كے قبضہ سے نشہ آور اشياء اور حشيش برآمد ہوئى ہے، ايك وكيل نے ان كا دفاع كرتے ہوئے انہيں برى كروا كر رہا كر وا ليا ہے، حالانكہ ان كا جرم سورج كى طرح واضح تھا اور ان كے متعلق يہ الزام قطعى طور پر ثابت ہو چكا تھا، سوال يہ پيدا ہوتا ہے كہ اس وكيل نے انہيں چھڑانے كے ليے جو رقم حاصل كى ہے اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (9496) كے جواب ميں وكالت كا پيشہ اختيار كرنے كے متعلق فتوى بيان ہو چكا ہے، اور وہاں ہم يہ بيان كر چكے ہيں كہ شر اور برائى كا دفاع اور برے لوگوں كى حمايت كرنا حرام ہے، اور يہ گناہ و برائى اور ظلم و زيادتى ميں تعاون شمار ہوتى ہے.

اور پھر اللہ تعالى نے تو ايسا تعاون حرام قرار ديتے ہوئے فرمايا ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہا كرو، اور برائى و گناہ اور ظلم و زيادتى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو اور اللہ سے ڈر جاؤ يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے المآئدۃ (2).

اس بنا پر شرپسند تاجر جو حرام كردہ نشہ آور اشياء كى تجارت كر كے زمين ميں فساد پھيلانے والوں كا مقدمہ لڑنے والے وكيل كو اپنے اس فعل پر اللہ تعالى كے سامنے توبہ و استغفار كرنى چاہيے، اور جتنى جلدى ہو سكے اسے چاہيے كہ وہ ان شرير افراد كو وعظ و نصيحت كرے، نہ كہ وہ انہيں وہ سزا سے بچانے كى كوشش كرے.

اور اسے چاہيے كہ اگر وقت ہے تو وہ عدالت كے سامنے اس گنہگار درخواست سے رجوع كر لے، اور اگر ان كے خلاف فيصلہ ہو چكا ہے تو وہ ان كے ساتھ نہ چلے.

اور اس مقدمہ كى وكالت كركے جو رقم اس نے حاصل كى ہے وہ حرام ہے؛ كيونكہ اس نے يہ ايك حرام كام سرانجام دے كر حاصل كى ہے، اس ليے اسے توبہ و استغفار كرنے كے ساتھ ساتھ ايسا فعل نہ كرنے كا عزم بھى كرنا چاہيے، اور جتنى جلدى ہو سكے وہ اس مال سے چھٹكارا حاصل كر لے اور اسے كسى نيكى وبھلائى كے كاموں ميں

صرف کر دے.

اسے یہ جان لینا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" گناہ سے توبہ کرنے والا شخص بالکل اسی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو "

اور اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا کرنے سےاس کا حلال مال پاك ہو جائیگا؛ کیونکہ حرام مال کا اس کے پاس رہنا اس کی ملکیت میں حلال مال کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے، اور اس کے لیے یہ مال ان تاجروں کو واپس کرنا بھی جائز نہیں.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرمائے.

واللہ اعلم .